بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمِنَ اللَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنۡ یَّبَعۡثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

نمبر (۱۲) قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۱۰- ماہ ہجرت ۱۳۲۱ھ ش	۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ	۱۰- ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۰۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ رماہ ہجرت سنہ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیٹ درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔:

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

آج مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال احمدیہ کا امتحان ہوا جس میں بہت سے بچے شریک ہوئے۔:

خطبہ جمعہ

حالات زیادہ سے زیادہ خطرناک ہوتے جا رہے ہیں

اس لئے

خُدا تعالےٰ کے کلام اور اُس کے الہام سے ماخوذ دُعائیں خصوصیت سے کی جائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ رماہ ہجرت سنہ ۱۳۲۱ ہش مطابق ۸ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں گزشتہ خطبات میں جماعت کے دوستوں کو جنگ کے متعلق خاص طور پر

دُعاؤں سے کام لینے کی نصیحت

کرتا آرہا ہوں۔ اور آج پھر اس نصیحت کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آج کل جو خبریں آرہی ہیں۔ وُہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ اور ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے جنگ کو ہندوستان کے بہت زیادہ قریب کر دیا ہے۔

پس آج میں

پھر ایک دفعہ

جماعت کو اس امر کی طرف توجّہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دُعائیں میں نے دوستوں کو قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بتائی ہیں۔ اور جن میں یہ بھی شامل ہے کہ سُورہ کہف کی پہلی اور آخری دس آیتیں روزانہ پڑھی جائیں۔ یہ سب دُعائیں خدا تعالےٰ کے کلام اور اس کے الہام سے ماخوذ ہیں۔ اور ایک خزانہ ہے۔ جو اس کے بندوں کو ملا ہے۔ لوگ اپنے طور پر تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ کہ کوئی ان کو خزانہ مل جائے۔ کوئی

کیمیا کی جستجو

کرتا ہے۔ کوئی جنّوں کو اپنے قابو میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کوئی دیوی دیوتاؤں کی نیازیں چڑھاتا ہے۔

غرض مختلف قسم کے ذرائع جن کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلتا۔ لوگ اختیار کرتے ہیں۔ مگر جو سچا۔ اور حقیقی ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی امداد۔ اور اس کی نُصرت حاصل کرنے کا۔ اس کو لوگ بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ خدا تعالےٰ کا بنایا ہوا رستہ ہے۔ یہ

خدا تعالےٰ کا بتایا ہوا رستہ

ہے۔ اور یہ وُہ رستہ ہے جس پر چلنے والے کی مدد کرنے کا خود اُس نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ پس قرآن کریم کی اِن دُعاؤں کو یا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہُوئی دُعاؤں کو یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دُعاؤں کو خاص طور پر پڑھنا اور جماعتی طور پر پڑھنا یقیناً بہت

نیک نتائج پیدا کرنے والی چیز

ہے۔:

پس اِن پُرخطر ایام میں ان دُعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے۔ اور جماعتی طور پر زور دینا چاہیئے۔ جماعتی طور پر دعاؤں پر زور دینے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ کمزور ہوتے ہیں۔ وُہ بھی اس طرح دُعاؤں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جب جماعتی رنگ میں دُعا نہیں ہوتی۔ تو صرف چند لوگ دُعا کرتے ہیں۔ اور باقی

غفلت اور سستی

کی وجہ سے یا اپنی بے علمی کی وجہ سے اُن دُعاؤں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ کئی لوگ دُعا کا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ مگر بھُول جاتے ہیں اور کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو بھُولتے تو نہیں۔ مگر اُن کو دُعائیں آتی ہی نہیں۔ اور اُن میں اتنی چستی۔ یا اتنا علم نہیں ہوتا۔ کہ وُہ اُن دُعاؤں کو یاد کر سکیں۔ پھر کئی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو غفلت کی وجہ سے اُن دُعاؤں میں اتنے جوش کا اظہار نہیں کرتے۔ جتنے جوش کا اظہار انہیں کرنا چاہیئے۔ مگر جب اس قسم کے لوگ دُوسروں کے ساتھ دُعا میں شامل ہوتے ہیں۔ تو انہیں بھی

دُعاؤں میں جوش

پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اجتماعی دعاؤں میں ہمیں ہمیشہ یہ نظارہ نظر آتا رہتا ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے اختتام پر۔ یا مجلس شوریٰ کے آخر میں۔ یا رمضان کے دنوں میں درس قرآن کریم کے خاتمہ پر جب اجتماعی رنگ میں دُعا کی جاتی ہے تو کس طرح لوگ چیخ چیخ کر رونے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وُہی لوگ اپنے گھروں میں شائد دو دو مہینے میں بھی دُعاؤں میں ایک آنسُو نہیں بہاتے مگر ایسی مجالس میں شامل ہو کر اُن کے

دو دو سو آنسو بہہ جاتے ہیں

اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر اور ان کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے ایسا روحانی اثر ان پر پڑتا ہے۔ کہ ان میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ گو وہ تبدیلی عارضی اور وقتی ہوتی ہے۔ مگر بہرحال اس وقت ان میں ایسا جوش اور اخلاص رونما ہو جاتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں میں ایسی رقت اور ایسا سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ جو انکی دعاؤں کو

قبولیت کے قابل

بنا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ دوسروں کی پُر اخلاص دعاؤں کی وجہ سے ان کی دعاؤں کو بھی قبول کر لیتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے تاجر بعض دفعہ اچھی چیز کے ساتھ بعض بُری چیزیں ملا کر رکھ دیتے ہیں۔ اور جب اچھی چیز فروخت ہوتی ہے۔ تو اس کے ساتھ بُری چیز بھی فروخت ہو جاتی ہے۔ ولائت میں چونکہ قیمتیں زیادہ مل جاتی ہیں۔ اس لئے وہاں تو یہ قاعدہ ہے۔ کہ تاجر اچھی چیزوں کو الگ رکھ دیتے ہیں۔ اور ناقص چیزوں کو الگ۔ مگر

ہمارے ملک میں

یہ رواج ہے۔ کہ تاجر اچھی اور بُری دونوں چیزیں ملا دیتے ہیں۔ مثلاً دس سنگترے اچھے ہوئے تو دو ناقص سنگترے ان میں ملا دیتے ہیں۔ اس طرح گاہک جب سنگترے خریدتا ہے تو اسے تاجر اچھے اور بُرے دونوں سنگترے ملا کر دے دیتا ہے۔ اور گاہک یہی کہتا ہے کہ کیا ہوا بارہ میں سے دو ہی خراب ہیں۔ یا سولہ میں سے دو سنگترے ہی ناقص ہیں۔ باقی تو اچھے ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ کے حضور جب اکٹھی دعائیں پہونچتی ہیں۔ تو ان میں سے کچھ مخلصانہ ہوتی ہیں کچھ کمزور ہوتی ہیں اور کچھ بالکل خراب اور ردی ہوتی ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ ان سب کو قبول کر لیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ

مشترک سودا

ہے۔ اس میں اگر کچھ ناقص دعائیں آگئی ہیں تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ پس جو دعائیں متحدہ طور پر مانگی جائیں۔ ان کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر ان میں کوئی خراب اور ناقص دعائیں ہوں۔ تو وہ بھی قبول کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کہتا ہے یہ ناقص دعائیں اچھی دعاؤں کے ساتھ ملکر آئی ہیں۔ اور چونکہ سودا مشترک طور پر پیش ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔ اس لئے وہ صرف مخلص لوگوں کی دعائیں ہی قبول نہیں کرتا بلکہ کمزور لوگوں کی دعائیں بھی قبول کر لیتا ہے۔ اس طرح جہاں دعا کرنے والے کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ثواب مل جاتا ہے۔ وہاں اس کی دعا سے قوم کو بھی فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ گویا متحدہ دعائیں ایک طرف تو کمزور لوگوں کو

زیادہ سے زیادہ ثواب

بہم پہونچاتی چلی جاتی ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی دعاؤں سے قوم ترقی کرتی ہے۔ کیونکہ جہاں تک دعا کا انسان کی ذات سے تعلق ہے۔ وہ ایک عبادت ہے۔ اور اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔ جیسے کسی اور عبادت پر اس کی طرف سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح جب قوم اور ملک کے فائدہ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ تو لازماً قوم اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے۔ پس

اجتماعی دعاؤں

کے نتیجہ میں جہاں تک عبادت کا تعلق ہے۔ کمزور انسان کو بھی دعا کا ثواب مل جاتا ہے۔ حالانکہ اس کی دعا ثواب والی نہیں ہوتی۔ بلکہ لولی لنگڑی اور ٹوٹی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ وہ دعا سب دعاؤں کے ساتھ پیش ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر بھی ثواب حاصل ہو جاتا ہے غرض دعا کا یہ

ثوابی پہلو

نہائت اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جس شخص کی ایک دعا قبول ہو کر اسے ثواب مل جائے گا لازماً وہ اور دعا کرے گا۔ اور پھر اور ثواب حاصل کرے گا۔ اس طرح وہ اپنے اخلاص اور

ایمان میں ترقی

کرتا چلا جائے گا۔ کیونکہ جب خدا کسی کو ثواب دیتا ہے۔ تو اس کا ایک حصہ ایمان کی صورت میں دیتا ہے۔ اور جسے بار بار ثواب ملتا رہے۔ اس کا ایمان آہستہ آہستہ مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس دوسروں کے ساتھ ملکر دعا کرنے کا قوم کو بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ اور خود انسان کی اپنی ذات کو بھی فائدہ پہونچتا ہے اور جو شخص ایسا کرے گا۔ اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو بدلہ ملے گا۔ اس کا کچھ حصہ

ایمان کی زیادتی کی شکل میں

ملے گا۔ اور اس طرح اس کے ایمان میں بھی تازگی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔ پس نہ صرف قوم اس کی دعا سے فائدہ اٹھائے گی۔ بلکہ وہ بھی ایمان کی زیادتی کی شکل میں اس سے فائدہ اٹھائیگا۔

غرض اجتماعی دعائیں اپنے اندر خاص رنگ اور خاص حیثیت رکھتی ہیں جیسے

انفرادی دعائیں

بھی ایسی حیثیت رکھتی ہیں۔ جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

انفرادی دعا اعلےٰ ترین مخلصوں کے لئے نہائت ہی اعلےٰ درجہ کی چیز ہے۔ جب وہ دنیا سے الگ ہو کر اکیلے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو ان کا جو ناز اور پیار اپنے رب سے ہوتا ہے۔ اس کی مثال مجلس کی دعاؤں میں نہیں مل سکتی۔ مگر مجلسی دعاؤں میں کمزور اور ناتوان اور تھوڑے ایمان والوں کے دلوں میں مضبوط ایمان رکھنے والے بھائیوں کو دیکھ کر جو جوش پیدا ہوتا ہے وہ جوش اور وہ درد انہیں انفرادی دعاؤں میں میسر نہیں آسکتا۔ پس

مجلسی دعائیں

اپنی عام حیثیت اور وسعت کے لحاظ سے مفید ہیں۔ اور انفرادی دعائیں ایمان اور اخلاص کی شدت کے لحاظ سے مفید ہیں اور دونوں ہی اپنی اپنی جگہ نہائت کارآمد اور مفید چیزیں ہیں:۔

پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک موقعہ پر میں نے جو تحریک کی ہوئی ہے۔ کہ نمازوں میں امام اور مقتدی مل کر اور الگ الگ

کثرت کے ساتھ دعائیں کریں

اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ بلکہ اس پر زیادہ سے زیادہ پختگی اور مضبوطی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ بعض جگہ چونکہ احمدیوں کی مسجدیں نہیں ہیں۔ اس لئے ممکن ہے بعض جماعتیں غفلت سے کام لے رہی ہوں۔ اور انہوں نے التزام کے ساتھ ان دعاؤں کیطرف توجہ نہ کی ہو۔ اگر ایسا ہی ہو۔ اور کسی جماعت میں یہ غفلت اور سستی پائی جاتی ہو۔ تو وہاں کی جماعت کے کسی اور مخلص دوست کو چاہیئے۔ کہ یہ کام اپنے ذمہ لے۔ اور

امام اور مقتدیوں دونوں کو توجہ دلاتا رہے

کہ وہ کسی نہ کسی نماز میں ان دعاؤں کو جو میں بتا چکا ہوں پابندی کے ساتھ مانگتے رہیں:۔

شکریہ تعزیت

میرے محترم خاوند حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر جن بزرگوں بھائیوں اور بہنوں نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ اور از راہ شفقت و مہربانی تسلی اور تشفی دینے کی کوشش کی ہے۔ اور اسی طرح میرے والدین نے بھی بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی کیا ہے۔ ان تمام کے شکریہ میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں اس لئے بذریعہ اخبار الفضل میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور خداوند کریم سے دست بدعا ہوں۔ کہ میرے محترم شوہر کو خلد بریں میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور مجھے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز جماعت کے اہل قلم اصحاب اور سرپرستان و معاونین فاروق سے درخواست ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے پرانے خدمتگار اور مجاہد اسلام کی بہترین یادگار میں اخبار فاروق کو زندہ رکھنے کی کوشش فرمائیں

اہلیہ میر قاسم علی صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان

قادیان میں مکانوں کے کرایہ کے متعلق انتظام
اور
قادیان کی حفاظت کے متعلق بیرونی جماعتوں کا فرض

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش مطابق یکم مئی ۱۹۴۲ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
آج میں ایک ایسے معاملہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو

قادیان کے ساتھ تعلق

رکھتا ہے۔ چونکہ ان ایام میں خطرہ بھی ہندوستان کے لئے بہت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور خطرہ سے زیادہ افواہیں بڑھتی جاتی ہیں۔ اس لئے جماعت کے بہت سے احباب باہر سے اپنے خاندانوں کو قادیان بھجوا رہے ہیں۔ اور یا تو یہ حالت تھی کہ قادیان میں بڑھتے ہوئے مکانوں کی وجہ سے کئی مکان خالی پڑے رہتے تھے۔ اور یا آج یہ حالت ہے۔ کہ عمارت بنانے کی دقتوں کی وجہ سے مکان تو نئے بن نہیں رہے۔ مگر مکین بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے

قادیان میں مکانوں کی خاص طور پر دقت

محسوس ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں کو مہینہ مہینہ مکان کی تلاش میں انتظار کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی مکان میسر نہ آیا۔ اس سلسلہ میں میرے پاس

متعدد شکایات

آئی ہیں خصوصیت سے اس بارہ میں کہ وہ لوگ جن کے مکان یہاں ہیں۔ بلا وجہ کرایہ دُگنے تگنے کرتے جا رہے ہیں۔ اگر عام نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو بے شک مکان کے مالک کو اختیار ہے۔ کہ کرایہ بڑھا سکے اور رہنے والے کو اختیار ہے۔ کہ چاہے تو اس مکان میں نہ رہے۔ مگر جو جماعتیں نظام کی پابند ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ایسے عام قاعدوں پر عمل درست نہیں ہوتا۔ میں نے کئی دفعہ وضاحت کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے۔ کہ

قادیان کی جماعت کا بڑا حصہ

اس نظام سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جو یہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے منظم جماعت ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی بہت دیر کی بات نہیں۔ میری خلافت کے ایام کی ہی بات ہے۔ کہ یہاں صرف ایک احمدی دوکاندار سید احمد نور صاحب کابلی تھے اور وہ بھی شاکی رہتے تھے۔ کہ ان کی دوکان اچھی طرح چلتی نہیں۔ پھر بعض وجوہ سے جو اللہ تعالےٰ نے

جماعت کی ترقی کے لئے

پیدا کیں۔ اسی مسجد میں اور اسی مقام پر میں نے جماعت کا ایک جلسہ کیا۔ اور ان مشکلات کو جو اپنے ہمسائیوں کی وجہ سے پیش آ رہی تھیں۔ دوستوں کے سامنے رکھا۔ اور ان کو اجازت دی۔ کہ وہ جو فیصلہ چاہیں کر لیں خواہ یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ صرف اپنی ہی دوکانوں سے سودا لینا ہے۔ دوسروں سے نہیں۔ اور چاہے یہ کہ دوسروں سے سودا لینے میں کسی قسم کی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ جو بھی رائے دیں گے اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔ ہاں یہ پابندی میں نے لگا دی — کہ دوست جو فیصلہ بھی کرنے جا رہے کا مشورہ دیں گے۔ اس پر قائم رہنے کے وہ پابند ہونگے۔ انہیں اپنے ہی کئے ہوئے فیصلہ کے خلاف چلنے کا اختیار نہ ہوگا چنانچہ تمام جماعت نے بحیثیت مجموعی اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ ان حالات میں وہ یہی پسند کرتے ہیں کہ

احمدی دوکانداروں سے سودا

لیا جائے۔ سوائے چھ سات دوستوں کے جنہوں نے کہا۔ کہ وہ ایسی پابندی کو پسند نہیں کرتے اور باوجود اس بارہ میں کثرت رائے ہونے کے کہ دوسروں سے سودا نہ لیا جائے۔ میں نے ان چھ سات کو یہ اجازت دیدی۔ کہ جس سے چاہیں سودا لے لیں۔ اور باقی سے کہہ دیا۔ کہ چونکہ انہوں نے خود یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے وہ پابند ہیں۔ کہ آئندہ احمدی دوکانداروں سے سودا لیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ساٹھ ستر بلکہ

قریباً ایک سو دوکانیں یہاں احمدیوں کی

ہیں۔ اور ان میں سے بعض اچھی حیثیت کی ہیں گو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہاں کی ساری ہی تجارت احمدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور نہ ہی ہمارا یہ منشاء تھا۔ بلکہ اس وقت بھی بعض ایسی صورتیں پیدا کی گئی تھیں۔ کہ جن کے ماتحت بعض دوسرے دوکاندار بھی ہمارے ساتھ مل سکتے تھے۔ اور ان کو اس پابندی سے مستثنیٰ کیا جا سکتا تھا اور ان کے مطابق ہمیشہ بعض ہندو سکھ۔ اور غیر احمدی دوکاندار مستثنیٰ کئے گئے اور دوستوں کو اجازت دی گئی۔ کہ ان سے سودا لے سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس پابندی کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ یہاں احمدیوں کی تجارت ایسی معقول ہے کہ

سارے پنجاب میں

کسی اور جگہ مسلمانوں کے ہاتھ میں اس طرح نہیں ہے۔ اور اس فیصلہ کی وجہ سے کم سے کم دو ہزار مرد عورتیں اور بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور یہ نظام کا ہی فائدہ ہے۔ جو وہ اٹھا رہے ہیں بلکہ میرا خیال ہے۔ کہ دو ہزار سے بھی زیادہ لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں گے۔ یہ کم سے کم اندازہ ہے۔ جو میں نے لگایا ہے۔ کیونکہ مزدور پیشہ اور کاریگر بھی اس معاہدہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں شروع میں دقتیں اور مشکلات بھی پیدا ہوئیں جماعت کے دوستوں کو قربانیاں بھی کرنی پڑیں تجارت سے ناواقف دوکاندار مہنگے سودے لاتے اور مہنگے ہی فروخت کرتے۔ لیکن کوئی تو اپنے شوق سے کوئی اپنے عہد کی پابندی کی وجہ سے اور کئی جو کمزور تھے۔ نظام کے ڈر سے انہی سے سودا لیتے سالہا سال تک یہاں کے احمدیوں نے دوسروں کی نسبت گراں سودے خریدے۔ اور اس طرح اگر جمع کیا جائے۔ تو لاکھوں روپیہ کا نقصان انہوں نے اٹھایا۔ اور تاجروں اور کاریگروں نے فائدہ اٹھایا۔ یہ سب نظام کی وجہ سے ہی ہوا۔ جماعت نے قربانی کی جنہوں نے خلاف ورزی کی۔ ان کو نظام کے ماتحت سزائیں دی گئیں۔ اور ان سزاؤں کا فائدہ بھی دوکانداروں کو ہوا۔ اگر یہاں ہمارا نظام قائم نہ ہوتا۔ تو یہاں کے دوکاندار یہ فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اس معاہدہ کے باوجود بعض سے کمزوریاں سرزد ہوئیں اور نظام کے ماتحت ان کو پکڑا گیا۔ اور سزائیں دی گئیں۔ بعض بعد میں آنے والوں نے کہا۔ کہ ہمیں پتہ نہ تھا۔ تو ان کو بلایا اور سمجھایا گیا۔ اور پھر بھی انہوں نے اصرار کیا تو ان کو سزائیں دی گئیں۔ اور مجبور کیا گیا! کہ احمدی دوکانداروں سے ہی سودا خریدیں۔ یہ

نظام ہی کا فائدہ

تھا۔ جو دوکانداروں نے اٹھایا۔ اسی طرح نظام کے اور بھی فائدے ہیں۔ کسی کی چوری ہو جائے۔ کسی کو مارا جائے۔ تو وہ نظام سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لوگ اس کی مدد کے لئے آگے پیچھے دوڑتے اور ظلم کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باہر بھی تو مسلمان رہتے ہیں۔ مگر ان کا کوئی نگران نہیں۔ اور کوئی ان کی تائید کرنے والا نہیں۔ اور کوئی ان کو ظلموں سے بچانے والا نہیں۔ یہ

قادیان میں جماعت کی تنظیم

کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ یہاں کے لوگ ہر قسم کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مثلاً یہاں کمیٹی قائم ہے۔ اور اس میں احمدیوں کو ان کا پورا پورا حق مل رہا ہے۔ باہر بھی ایسے علاقے ہیں۔ جہاں مسلمان بڑی تعداد میں بستے ہیں۔ مگر وہ اپنا پورا حق حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسرے ان کو باہم لڑا دیتے ہیں۔ ان کا آپس میں جھگڑا کرا دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کا مقابل بنا دیتے ہیں۔ اور پھر خود ان کے حق پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس لئے یہاں کا کوئی مکان والا یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرا مکان ہے جس کرایہ پر چاہوں۔ دوں۔ بلکہ ہمیں معقولیت کے ساتھ دیکھنا ہوگا۔ کہ کس حد تک اور کس صورت میں

کرایہ بڑھانے کی اجازت

دی جا سکتی ہے

ایک اور ناجائز پہلو بھی میرے علم میں آیا ہے۔ کہ بعض بہانے سے چابیاں منگواتے ہیں۔ مثلاً یہ کہہ کر کہ صفائی کرانی ہے یا سفیدی کرانی ہے۔ اور اس طرح مکان پر قبضہ کر کے دوسرے کو زیادہ کرایہ پر دے دیتے ہیں۔ یہ نہایت ہی ناجائز بات ہے۔ اور بددیانتی ہے جہاں ہم اس بات پر غور کر سکتے ہیں۔ کہ کہاں تک جائز طور پر مکان والوں کو اپنے لگائے ہوئے روپیہ سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔ وہاں اس

جھوٹ اور بددیانتی

کو کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ جو کسی مذہبی جماعت میں جائز نہیں۔ پس جہاں تک اس پہلو کا تعلق ہے۔ میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ یہ بددیانتی ہے۔ جس کے ساتھ ایسا دھوکا کیا جائے۔ وہ فوراً امور عامہ میں رپورٹ کرے۔ اور ایسے شخص کے ساتھ نظام کے ماتحت ہم وہی معاملہ کریں گے۔ جو بددیانت اور خائن سے کرتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو یہ شکایت ہو۔ کہ ان کے ساتھ اس طرح کی بددیانتی کی گئی ہے۔ میں ان کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ان کو حق ہے۔ کہ فوراً امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ اور میں

امور عامہ کو ہدایت

کرتا ہوں۔ کہ ایک الگ افسر مقرر کرے۔ جس کا کام ان دنوں میں ایسے جھگڑوں کی تحقیقات ہو۔ مگر جیسا کہ میں نے بارہا کہا ہے۔ امور عامہ کو کسی کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں۔ سوائے اس کے کہ انتظامی پہلو کی سزا ہو۔ اس لئے ایسے معاملات قضاء میں پیش ہوں۔ اور اگر قاضیوں کی موجودہ تعداد کافی نہ ہو۔ تو ان معاملات کے لئے مزید قاضی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ جنہیں یہ حکم ہو کہ دو تین دن کے اندر اندر ایسے معاملہ کا فیصلہ کر دیں۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی نے کسی سے وعدہ کیا۔ اور پھر بغیر کسی شرعی اور قانونی حق کے اسے مکان نہیں دیا یا دھوکا دے کر چابیاں لے لیں۔ تو وہ فوراً امور عامہ میں رپورٹ کرے جہاں اس کی حق رسی کی جائے گی۔ مگر اس سوال کا

ایک اور پہلو

بھی ہے جسے باہر سے آنے والوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں مکان بناتے ہیں۔ وہ برکت کے لئے اور اخلاص کے ماتحت بناتے ہیں۔ کسی پر پانچ ہزار۔ کسی پر دس ہزار روپیہ خرچ آتا ہے۔ بلکہ بعض مکانوں پر تو بیس بیس ہزار روپیہ بھی خرچ آیا ہے۔ ہندوستان میں عام دستور کے ماتحت

چھ روپیہ فیصدی مکان کی آمدنی

جائز سمجھی جاتی ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے کہ ایک دو روپیہ فی صدی مرمت وغیرہ پر خرچ آتا ہے۔ ایک دو فیصدی اس کی بوسیدگی کا۔ اور باقی تین چار روپیہ مالک کے روپیہ کا حق ہے۔ اور عام تجارتوں کے لحاظ سے یہ زیادہ نہیں۔ تاجر لوگ اس سے بہت زیادہ نفع کماتے ہیں۔ دو سو روپیہ سے جو تجارت شروع کی جائے۔ وہ سال میں ڈیڑھ دو سو روپیہ منافع لاتی ہے۔ گویا سو فی صدی منافع ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں سے کام کرنے والے کی مزدوری بھی وضع کی جائے۔ تو خالص تجارتی منافع ۵۰ فی صدی تک چلا جاتا ہے مکان پر جو روپیہ لگایا جائے۔ اس میں چونکہ خطرہ کم ہوتا ہے۔ اور وہ دوسری تجارتوں کی نسبت زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ اس واسطے چھ فی صدی کرایہ کم نہیں۔ لیکن یہ زیادہ بھی نہیں۔ اور عام طور پر یہ شرح جائز سمجھی گئی ہے۔ اور اگر کسی کو اتنا کرایہ مل جائے۔ تو مرمت وغیرہ کا خرچ اور مکان کی بوسیدگی کا معاوضہ اگر مدنظر رکھا جائے تو یہ

منافع کم یا زیادہ نہیں

ہے۔ لیکن یہاں کرائے اس نسبت سے بہت کم ہیں۔ جس مکان پر پانچ ہزار روپیہ لگا ہو۔ چھ فیصدی کے لحاظ سے اس کا کرایہ ۲۵ یا ۳۰ روپیہ ماہوار چاہیئے۔ مگر یہاں ایک بھی مکان ایسا نہیں۔ جو اتنے کرایہ پر چڑھا ہوا ہو۔ بلکہ پندرہ روپیہ بھی شاذ ہی کسی ایسے مکان کا کرایہ ہو بالعموم

آٹھ آٹھ دس دس روپیہ کرایہ

ایسے مکان کا ہوتا ہے ؛

مجھے یاد ہے۔ ہمارے ایک عزیز نے نیا مکان بنوایا۔ وہ میری ہی معرفت بنا۔ اور میرے ہی ذریعہ اس پر روپیہ خرچ کیا گیا اس پر قریباً ۲۷ سو روپیہ خرچ آیا تھا مگر ایک دفعہ انہیں اسے کرایہ پر دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو کوئی چھ روپیہ کرایہ بھی دینے کو تیار نہ تھا۔ حالانکہ عام مروجہ شرح کے لحاظ سے اس کا کرایہ ۱۲ - ۱۳ - روپیہ ماہوار ہونا چاہیئے تھا مگر چھ روپیہ بھی نہ مل سکا۔ اگرچہ اب اگر وہ اسے خالی کر دیں۔ تو ممکن ہے ۱۵-۱۶ بھی کوئی دے دے۔ مگر جنگ سے قبل چھ روپیہ بھی بمشکل مل سکتا تھا۔ بمشکل مل سکتا تھا۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ایک شخص چھ روپیہ دینے کو تیار ہوا تھا۔ مگر بعد میں انکار کر دیا۔ اگر چھ روپیہ مل جاتا۔ تو اس کے معنے ہوتے ۷۲ - روپیہ سال۔ اس میں سے اگر ۱۲ - روپیہ بھی معمولی مرمت وغیرہ کے نکال دیئے جائیں۔ تو باقی ساٹھ بچے اور اگر ساٹھ کو ۲۷۰۰ پر پھیلایا جائے تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ۲½ فیصدی سے بھی کچھ کم۔ اور

یہ کوئی منافعہ نہیں

بعض حالتوں میں بنک کا سود بھی اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ حالانکہ مکان پر خرچ بھی آتا رہتا ہے۔ اور جو مکان بنایا جائے۔ وہ بیس تیس یا چالیس سال تک یوں بھی بوسیدہ ہو جاتا ہے اور کرایہ پر دینے والے کو یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ کرایہ میں سے اتنی بچت بھی کرے۔ کہ جس سے اسے دوبارہ بنا سکے۔ ورنہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ کرایہ میں ہی مکان ختم ہو گیا۔

پس اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے شہروں میں جس نسبت سے کرائے ہوتے ہیں۔ قادیان میں اس سے نصف سے بھی کم ہیں۔ اس لئے اگر

مناسب طور پر کرایوں میں اضافہ

ہو جائے۔ تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ جن لوگوں نے یہاں مکانوں پر روپیہ لگایا ہوا ہے۔ وہ اگر دس سال۔ یا پندرہ سال نقصان اٹھاتے رہے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ وہ اب بھی نقصان اٹھائیں۔ اور ہمیشہ وہی قربانیاں کرتے جائیں۔ باہر والوں کو بھی کچھ قربانی کرنی چاہیئے۔ آخر جنگ کی وجہ سے وہ فائدے بھی اٹھا رہے ہیں۔ جن لوگوں کی آمدنی دس دس بارہ بارہ روپیہ ماہوار تھی۔ وہ اب ستر اسی۔ بلکہ سو سو روپیہ ماہوار کما رہے ہیں۔ اور جب وہ خود فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ ان مکان والوں کو فائدہ نہ پہنچائیں۔ جنہوں نے دس بیس سال تک اپنا روپیہ بند کئے رکھا۔ اور اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھایا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ نظارت امور عامہ نے حکم دیا ہے۔ کہ

کرائے نہ بڑھائے جائیں

مگر یہ ٹھیک نہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ مکان پر کتنا روپیہ خرچ آیا ہے۔ اور اس روپیہ پر کتنا نفع تجارتی طور پر ملنا چاہیئے۔ گو قادیان اتنا بڑا شہر نہیں کہ لاہور۔ امرتسر کی طرح یہاں کے کرائے ہوں۔ لیکن ان شہروں میں تو کرائے بہت زیادہ ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ لاہور میں بعض اوقات کسی نے دو ہزار میں کوئی دوکان لی ہے۔ تو اس کا کرایہ بھی تیس چالیس مل جاتا ہے ؛

پس جہاں میں ایسے بددیانت لوگوں کو ہوشیار کرتا ہوں۔ جو چند روپوں کے لالچ میں آکر دھوکا کرتے اور احمدیت کو داغ لگاتے ہیں۔ وہاں باہر سے آنے والوں کو بھی یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس بات پر اصرار نہ کریں۔ کہ پہلے جو کم کرائے تھے۔ وہی رہیں۔ اور

مکان والوں سے ہی قربانی کا مطالبہ

کرتے جائیں۔ وہ یہاں اپنے فائدہ کے لئے آتے ہیں۔ اور اس رنگ میں ان کا آنا دین کے لئے کوئی ایسی قربانی نہیں۔ کہ وہ مکان والوں سے بھی قربانی کا مطالبہ کریں۔ ایسا مطالبہ اس صورت میں کیا جا سکتا تھا۔ جب وہ دین کی خاطر یہاں آتے۔ قرآن کریم نے

انصار کی تعریف

کی ہے۔ کہ انہوں نے مہاجرین کو اپنے مکان تک تقسیم کر دیئے۔

مگر مہاجرین تو مدینہ میں دین کے لئے اپنی جانیں لڑانے کے لئے آئے تھے۔ اور یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ مرد تو باہر ہیں اور عورتوں بچوں کو یہاں بھیج رہے ہیں۔ کہ قادیان والے ان کی حفاظت کریں۔ وہ گویا قادیان والوں سے اس رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر یہ کہا جائے۔ کہ قادیان والے اپنے مکانوں کے جائز کرائے بھی نہ لیں۔ تو یہ

ظالمانہ فیصلہ

ہوگا۔ اور اندھیر نگری چوپٹ راجہ والی مثال صادق آئے گی۔ ہاں اگر یہاں لوگ دین کی خاطر جمع ہوں۔ تو یہاں کے لوگوں سے قربانی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

یہاں کے لوگوں سے ان کے مکان خالی کرائے جاتے ہیں۔ تا مہمان ٹھہر سکیں۔ اور کسی کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح اگر کسی وقت قادیان کی حفاظت کا سوال پیدا ہو۔ اور باہر سے لوگوں کو اس کے لئے بلایا جائے۔ تو کیا ان کے لئے کرایہ پر مکان حاصل کئے جائیں گے۔ اس وقت تو ہر مخلص سے امید کی جائیگی۔ کہ وہ بغیر کرایہ کے اپنا مکان باہر سے آنے والوں کے لئے چھوڑ دے۔ مگر جب یہاں

رہائش کی غرض

دنیوی ہو۔ بلکہ یہ کہ یہاں ان کے بیوی بچوں کی حفاظت کی جائے۔ تو یہ امید رکھنا کہ یہاں کے لوگ جائز طور پر مکانوں کا کرایہ بھی نہ لیں درست نہیں۔ اور جو فائدہ لاہور امرتسر اور دوسرے شہروں کے لوگ سالہا سال سے اٹھا رہے ہیں۔ یہاں کے لوگ اب بھی نہ اٹھائیں۔ کسی طرح مناسب نہیں۔ پس میں امور عامہ کو یہ ہدایت کرتا ہوں۔ کہ

ایک کمیٹی مقرر کی جائے

جس کے نصف ممبر کرایہ داروں میں سے ہوں۔ اور نصف مالکان مکانات میں سے۔ کرایہ وغیرہ کے متعلق باہر سے بھی معلومات حاصل کی جائیں۔ اور پتہ کیا جائے۔ کہ عام رواج کیا ہے۔ اور پھر یہاں کے مکانوں کے متعلق یہ معلوم کر کے کہ کتنا روپیہ کسی مکان پر لگا ہے۔ اور اس کے مطابق اس کے کرایہ میں مناسب اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مکان کا کرایہ اس روپیہ کے مطابق ہونا چاہیئے جو اسکی تعمیر پر خرچ آیا ہے۔ اگرچہ اسے قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جا سکتا۔ کیونکہ بعض دوکانیں وغیرہ ایسے موقعہ پر ہوتی ہیں۔ کہ گو ان پر روپیہ کم خرچ آیا ہو۔ مگر موقعہ کے لحاظ سے ان کا کرایہ زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی

استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر

باقی مکانوں کے کرائے ان کی لاگت کے لحاظ سے ہوتے چاہئیں۔ ہاں موقعہ کا لحاظ ضروری ہے۔ ایک مکان آبادی سے تین چار میل دور ہو۔ تو خواہ اس پر دس ہزار روپیہ کیوں نہ خرچ آیا ہو۔ اس کا کرایہ خرچ کے لحاظ سے نہیں ہو سکتا۔ پس نظارت امور عامہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں مکانوں کے کرائے نہ تو حد سے بڑھ جائیں۔ اور نہ گر جائیں۔

کرایوں کا اندازہ

کیا جائے۔ گورداسپور اور بٹالہ سے معلومات حاصل کی جائیں۔ اور پھر ایک حد مقرر کر دی جائے۔ اور جو لوگ پہلے سے مکانوں میں رہتے ہیں۔ مقررہ اضافہ کا ان سے بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر وہ زیادہ نہ دینا چاہیں تو مکان خالی کر دیں۔ لیکن اگر وہ اضافہ منظور کر لیں۔ تو پھر ان کو نکالا نہیں جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ مالک مکان کو خود ضرورت ہو۔ یا اس کے ایسے رشتہ دار کو جس کا گزارہ اسی پر ہے۔ مثلاً کسی کی بیوی یا بچے۔ اور جو شخص اپنا مکان خالی کرانا چاہے اسکا زبانی کہنا کافی نہیں بلکہ اسے چاہیئے۔ کہ تحریری نوٹس دے۔ جس میں وجہ لکھے۔ کہ وہ کیوں خالی کرانا چاہتا ہے۔ اور وہ نوٹس امور عامہ کو دیا جائے۔ جو اس بات کی تحقیق کریگا۔ اور اگر یہ ثابت ہوا۔ کہ مکان صرف بہانہ سے خالی کرایا گیا ہے۔ تا دوسرے سے زیادہ کرایہ وصول کیا جا سکے۔ تو ایسے شخص کا مکان کسی احمدی کو لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ کیونکہ اس نے دھوکہ کیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص اپنا مکان کسی غیر احمدی کو دیدے۔ اس صورت میں بھی اسے سلسلہ کی طرف سے کوئی دوسری سزا دی جائیگی۔ اور اگر اسنے اس سے بھی بچنے کا کوئی اور ذریعہ تجویز کر لیا تو سلسلہ بھی اسے سزا دینے کا کوئی اور جائز ذریعہ اختیار کریگا۔

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ کسی کو اجازت نہیں۔ کہ اپنے مکان سے کرایہ دار کو بلا وجہ نکالے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کے مکان کا کرایہ زیادہ ہونا چاہیئے۔ تو چاہیئے کہ وہ امور عامہ میں دعوے کرے۔ اور وہ دیکھے کہ مکان کتنے میں بنا تھا۔ آج کا حساب لگایا جائے کیونکہ آج تو بیس اکیس روپیہ ہزار اینٹ ملتی ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جائے۔ کہ جب یہ مکان بنا اس وقت لاگت کیا تھی۔ اسوقت کی قیمت دیکھی جائے۔ اور اس کے لحاظ سے مکان کا جائز کرایہ دلایا جائے۔ اور اگر کوئی کرایہ دار وہ کرایہ نہ دے تو بیشک مالک کو حق ہوگا۔ کہ اسے خالی کرائے۔ اور نظام اس کے خالی کرانے میں اس کی مدد کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص

دھوکا اور بہانے سے

اور اپنے حق سے زیادہ کرایہ حاصل کرنے کے لئے کسی کو نکالے گا۔ تو اس وقت کرایہ دار کی حمایت کی جائے گی۔ پس نظارت امور عامہ اس بات کا خیال رکھے۔ کہ نہ مالک مکان کو نقصان ہو۔ اور نہ کرایہ دار کو۔ اگر کسی مکان کا کرایہ مناسب اور صحیح ہے۔ تو کرایہ دار کو نکالا نہیں جا سکتا۔ اور اگر صحیح نہیں تو اسے بڑھایا جا سکتا ہے۔ جو کرایہ دار کو دینا ہوگا۔ ورنہ مکان خالی کر دینا ہوگا۔

جو لوگ باہر سے آتے ہیں

اور کرایہ پر مکان تلاش کرتے ہیں۔ میں ان کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے تکلیف کے ایام میں ضروری نہیں کہ عمدہ اور پختہ مکانوں میں ہی رہا جائے۔ لوگ تکلیف کے وقت شہروں کو چھوڑ کر خیموں اور چھپروں میں بھی گزارہ کر لیتے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کو مکان نہیں مل رہے۔ وہ

کوئی عارضی انتظام

کر لیں۔ سلسلہ کے مشورہ سے کوئی زمین لے لی جائے۔ اور وہاں چھپر وغیرہ ڈال لئے جائیں یا ایسے سامان کر لئے جائیں۔ جنہیں بعد میں آسانی سے اتارا جا سکے۔ مثلاً بانس کی چھتیں ڈال لی جائیں۔ سندھ میں ہم نے جو مکان اپنی رہائش وغیرہ کے لئے بنائے ہیں۔ سالہا سال ان کی چھتیں بانسوں کی ہی رہیں۔ اور اب تک ان میں سے اکثر کی چھتیں بانسوں کی ہیں۔ اور وہاں ہمارے جو افسر رہتے ہیں۔ وہ سب ایسے ہی مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور پنجابی تو چند سالوں سے وہاں گئے ہیں۔ سندھی لوگ کئی سو سالوں سے اسی طرح کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ پس ایسے مکان یہاں بھی تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اس طرح کے مکان بنانے میں تھوڑا سا نقصان ہوگا۔ لیکن یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ

خطرہ کی حالت

ہو۔ اور اس سے بچنے کے انتظام کرنے میں کوئی نقصان بھی نہ ہو۔ پس اگر دوست چاہیں تو ایسے ساٹھ ستر بلکہ سو مکان بنائے جا سکتے ہیں۔ دیواریں اینٹوں کی اور چھتیں بانس کی ہوں۔ بعد میں ان اینٹوں کو فروخت بھی کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر کچی اینٹوں کے مکان بنا لئے جائیں۔ اس میں کوئی ہرج نہیں

پختہ مکان اسوقت بنانا

تو سراسر نقصان ہے۔ کیونکہ اینٹ جو پہلے آٹھ روپیہ میں ہزار ملتی تھی۔ بلکہ ادنے درجہ کی چھ روپیہ میں بھی ہزار

مل جاتی تھی۔ اب بیس اکیس روپیہ ہزار مل رہا ہے۔ گویا پہلے جو مکان پانچ ہزار میں تیار ہو سکتا تھا۔ اب پندرہ ہزار میں ہوگا۔ اور اتنی لاگت سے اس وقت جو مکان بنایا جائے۔ کیا امید کی جا سکتی ہے کہ جنگ کے بعد کوئی شخص اس کا کرایہ تین ہزار روپیہ کی مالیت کے مکان کے کرایہ کے برابر بھی دے گا۔ پس ان حالات میں

روپیہ کو خطرہ میں ڈالنا

نادانی ہے۔ اس وقت تو معمولی کچے مکان بنا لینے چاہئیں۔ اور جو لوگ اتنی معمولی تکلیف بھی نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اپنے اپنے شہروں میں رہیں۔

پس جو شخص اس وقت کرایہ پر کسی مکان میں رہتے ہیں۔ وہ اگر نظارت امور عامہ کا فیصلہ کردہ کرایہ ادا کریں۔ تو انہیں مکان سے نکالنے کی ہرگز اجازت نہیں خواہ دس گنا زیادہ کرایہ کیوں نہ ملے۔ اور خواہ پانچ کے بجائے پچاس روپیہ کوئی دوسرا دینے والا کیوں نہ ہو۔ اور جو لوگ دھوکہ یا بہانہ سے کسی کو اپنے مکان سے نکالیں۔ ان کا علاج بھی میں نے بتا دیا ہے۔ ایک پہلو رہ گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگ معاہدات کر لیتے ہیں کہ مثلاً دو یا تین سال تک مکان خالی نہ کرایا جا سکے گا۔ ایسے

معاہدات کی بھی پابندی کی جانی چاہیئے

یہ مومن کی شان نہیں۔ کہ چند پیسوں کے لئے معاہدہ کی خلاف ورزی کرے۔

اس کے بعد میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور جو قادیان سے ہی تعلق رکھنے والی ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ خطرہ کے وقت جو احمدی مرد اور عورتیں اپنے آپ کو خطرہ میں محسوس کریں۔ وہ

قادیان آجائیں

مگر ہو یہ رہا ہے۔ کہ لوگ عورتوں اور بچوں کو یہاں بھیجتے جاتے ہیں اور خود باہر ہیں جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ قادیان دنیوی نقطۂ نگاہ سے غیر محفوظ مقام ہے۔ اس لئے میں باہر کی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔ کہ اگر کسی وقت خطرہ محسوس ہو۔ تو وہ قادیان کی حفاظت کے لئے کتنے کتنے مرد بھیج سکیں گے۔

پنجاب کی

سب جماعتیں جلد سے جلد اس کا فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔ یہاں ہماری

مقدس عمارتیں اور شعائر اللہ

ہیں۔ اور ان کی حفاظت صرف قادیان والوں کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ سب جماعت احمدیہ کا ہے۔ دور دور کی جماعتوں سے تو میں فی الحال نہیں کہتا۔ لیکن

پنجاب کی سب جماعتیں

اس کے متعلق فیصلہ کر کے جلدی اطلاع دیں

ضلع گورداسپور

میں ہی احمدیوں کی تعداد پچیس تیس ہزار کے قریب ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کم سے کم پانچ ہزار مرد ضرور ہیں۔ اور اس وجہ سے اس ضلع سے ڈیڑھ ہزار آدمی بآسانی مل سکتے ہیں

سیالکوٹ کا ضلع

بھی ایک ہزار کے قریب دے سکتا ہے۔

ہوشیارپور اور جالندھر کے اضلاع

مل کر ایک ہزار آدمی دے سکتے ہیں۔ اسی طرح

لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور امرتسر

مل کر ایک ہزار دے سکتے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ باہر کی جماعتیں عورتوں اور بچوں کو یہاں بھیج کر خطرہ کو بڑھائیں۔ یہ فیصلہ کریں کہ اگر خطرہ کا وقت آیا تو وہ

کتنے مرد قادیان کی حفاظت کیلئے

یہاں بھجوائیں گے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ اس وقت میرے سامنے جو لوگ بیٹھے ہیں وہ سب کے سب مومن ہیں۔ لیکن میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ

شعائر اللہ کی حفاظت

کا اگر موقعہ آیا۔ تو ایک بھی مومن پیچھے نہ ہٹے گا۔ اور اس انصاری کی طرح جس کا ذکر میں نے ۱۷ اپریل کے خطبہ میں کیا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک یہی کہیگا۔ کہ جب تک دشمن ہماری لاشوں پر سے نہ گزرے۔ وہ شعائر اللہ تک نہ پہونچ سکے گا۔ اس میں بوڑھے اور بچے کا بھی کوئی فرق نہیں۔ بوڑھے اور بچے بھی ایمان کے ماتحت

شاندار قربانیاں

کر سکتے ہیں۔ بلکہ بوڑھا تو موت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں۔ اس کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ اور مجھے یقین ہے کہ

جماعت کے مومن

خواہ وہ یہاں ہوں۔ یا باہر۔ وہ اس فرض کو ادا کرنے سے کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔ ہاں جو منافق یا کمزور ہیں۔ ان کی بات علیحدہ ہے ایسے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی شور مچاتے رہتے تھے۔ اور آج بھی مچاتے ہیں۔ مگر ان کی کوئی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ پس دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ

قادیان کی حفاظت

ان کا بھی ویسا ہی فرض ہے جیسا یہاں رہنے والوں کا۔ اور اگر اس کا موقعہ آیا تو وہ غفلت نہ کریں گے۔ اور اگر وہ اپنی طرف سے غفلت نہ کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور جو کام ان کی طاقت سے باہر ہوگا۔ اسے خود کر دے گا۔

غرض میری جلسہ سالانہ کی تقریر کا مطلب غلط سمجھا گیا ہے۔

میرا یہ مطلب نہ تھا

کہ صرف عورتوں اور بچوں کو یہاں بھجوا دیا جائے۔ بلکہ یہ تھا۔ کہ ساتھ مرد بھی ہوں۔ کثرت کے ساتھ عورتوں اور بچوں کو یہاں بھیج دینے کا ایک نتیجہ تو یہ ہوا ہے۔ کہ مکانوں کی سخت دقت محسوس ہو رہی ہے۔ بلکہ پہلے سے رہنے والوں کو بھی تکلیف ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف

قادیان کی حفاظت کا سوال

بھی خطرناک ہو گیا ہے۔ میں نے جو کہا ہے اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ ضرور کوئی خطرہ ہے۔ البتہ افواہیں بہت پھیل رہی ہیں۔ اور افواہوں میں لوگ بہت مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ اور ان افواہوں کی وجہ سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ

انگریزوں کو ضرور شکست ہوگی

حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ انگریزوں کو بے شک بعض شکستیں ہوئی ہیں۔ لیکن ان کا یہ لازمی نتیجہ نہیں۔ کہ انجام کار بھی ان کو ضرور شکست ہوگی۔ جب فرانس کو شکست ہوئی ہے۔ اس وقت انگریز آج کی نسبت بہت زیادہ کمزور تھے۔ اور آج تو دو سال بعد وہ بہت زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں۔

فرانس کی شکست

کے وقت ان کے لئے خطرہ بہت زیادہ تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس رویاء کے مطابق جو میں نے دیکھا تھا۔ اور جو میں نے اسی زمانہ میں دوستوں کو سنا بھی دیا تھا۔ اس خطرہ سے ان کو بچا لیا۔ اور ان کی حفاظت کے سامان کر دیئے اللہ تعالےٰ کی ترکش میں ابھی اور بھی بے شمار تیر ہیں۔ اور وہ چاہے تو آئندہ بھی ان کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اور خطرناک حالات کو بھی بدل سکتا ہے۔ پس جن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ انگریز کمزور ہیں۔ اور لازماً شکست کھائیں گے وہ غلطی پر ہیں۔ اگر انصاف کے قیام کے لئے ان کا وجود اللہ تعالےٰ کے نزدیک ضروری ہوا۔ تو وہ اب بھی

انگریزوں کی حفاظت کے سامان

کر دے گا۔ جب ان کا ہاتھ شل ہو جائیگا تو اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بلند ہوگا۔ اور جب ان کے سامان ختم ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے سامانوں کے خزانے کھول دے گا۔ اور جب ان کے سپاہی پیچھے ہٹیں گے۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے آگے بڑھیں گے۔ اور ان کے دشمنوں کو شکست دیدیں گے۔ اس لئے سوال ان کی کمزوری یا طاقت کا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ انصاف کے قیام سے ان کا تعلق کیسا ہے۔ اگر دوسرے دنیاداروں

کی نسبت ان کا وجود

قیام انصاف کیلئے

اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ مفید ہوا۔ تو ان کی ظاہری کمزوریاں ان کو ہرگز تباہ نہ کرسکیں گی۔ ہاں اگر انصاف کو انہوں نے قائم نہ رکھا۔ اور ظلم پہ کمر باندھ لی۔ تو پھر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ظالموں کے ساتھ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ہمارے لئے خطرہ ان کے جانے کی صورت میں زیادہ ہوا۔ تو پھر بھی اللہ تعالےٰ **ان کے لئے نہیں بلکہ ہمارے لئے** ان کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ بعض نادان سمجھتے ہیں۔ کہ ترک حرمین کی حفاظت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ صحیح بات یہ ہے۔ کہ حرمین ترکوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسی طرح اگر انگریزوں کی شکست سے احمدیوں کے لئے خطرہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے لئے نہیں۔ بلکہ ہمارے لئے ان کی حفاظت کرے گا اور اس کے فرشتے ان کے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو جذب کرنے کے لئے احمدیوں کو بھی **زیادہ قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے** اور جو لوگ چند پیسوں کے لئے دوسروں سے دھوکہ کریں۔ وہ ان فضلوں کے مورد نہیں ہوسکتے پس اپنے اندر بھی نیک تبدیلی پیدا کرو۔ اپنے ایمانوں میں اور اخلاص میں ترقی کرو اور اپنی طرف سے اس بات کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت احمدیت۔ یا اس کے مقدس مقامات کے لئے خطرہ پیدا ہوا۔ تو ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اپنی جان دینے سے دریغ کرے۔ اور قدم پیچھے ہٹائے۔ یہ تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالےٰ کے فرشتے نازل ہوتے۔ اور حالات کو ہمارے حق میں بدل دیتے ہیں ❊

نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والو!

فرمایا! "میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کرسکے۔ وہ جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سال ہشتم کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ دوستوں کو یہ چندہ جلد سے جلد ادا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ جلد ادائیگی سلسلہ کے لئے زیادہ مفید اور ادا کرنے والوں کے لئے زیادہ بابرکت اور موجب ثواب ہے۔ یہ اعلان کہ ۳۱ مئی تک ادائیگی احباب کو سابقون میں داخل کر دے گی۔ اور زمیندار احباب جن کی فصل ۳۱ مئی سے پہلے نکل آتی ہے۔ وہ بھی اس کوشش میں ہیں کہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔

چنانچہ چودھری فقیر محمد صاحب امیر جماعت دنجوال نے اپنا چندہ داخل کرتے ہوئے کہا۔ آخر بیساکھ یعنی ۱۵ مئی تک اکثر جگہ فصل نکل آئے گی میں اس کوشش میں ہوں۔ کہ اپنی جماعت کا سالم چندہ ۳۱ مئی تک داخل کرا دوں۔

اسی طرح اضلاع گورداسپور۔ سیالکوٹ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جالندھر ہوشیار پور۔ لدھیانہ۔ فیروز پور اور ریاست پٹیالہ و نابھہ کی جماعتوں اور افراد کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ اور وہ جماعتیں جو علاقہ بار سے تعلق رکھتی ہیں انہیں ۳۱ جولائی تک داخل کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۱ جولائی زمیندار جماعتوں کے لئے تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ جبکہ تمام مقامات میں فصل نکل آتی ہے۔

شہری جماعتیں اور ان کے افراد اس

کوشش میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ کہ اسی مئی تک جبکہ تحریک جدید کے "مرکزی تبلیغی فنڈ" کی قسط ادا کرنا ہے۔ ادا کر دیں۔ چنانچہ ایک دوست جن کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ انہوں نے حضور (ایدہ اللہ) کی خدمت میں اپنا وعدہ اضافہ سے پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ اور لکھا۔ "میں نے ۱۲ روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ حالت یہ ہے۔ کہ میری وصیت بوجہ عدم ادائیگی منسوخ ہے۔ میری مالی حالت خراب اور انتظام خراب تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ مجھے ایسی حالت میں تحریک جدید کے چندہ کی منظوری کی امید بھی بہت کم تھی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو واقعی حسن و احسان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل ہیں۔ از راہ نوازش اس عاجز کی درخواست کو قبولیت کا شرف بخشا۔ حوصلہ افزائی کے علاوہ کمترین کے حق میں دعا فرمائی۔ اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری آمد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ قرضہ ادا ہو رہا ہے مالی حالت کے درست ہونے کی امید بندھ گئی ہے۔ اسلئے خاکسار بجائے ۱۲ روپے کے ۱۵ روپے تحریک جدید سال ہشتم کا چندہ پیش کر رہا ہے۔ حضور کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کریں۔"

زمیندار اور شہری جماعتوں کو ۳۱ مئی تک اپنا چندہ مرکز میں داخل کرنے کی انتہائی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تا وہ السابقون میں بھی آجائیں اور قسط بھی ادا ہو جائے۔ — فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سات روپیہ کی کتابیں صرف ایکروپیہ میں

دُوربین مرزائی۔ قول سدید۔ بخاری حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے قرآنی نوٹ

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں مکمل تبلیغ اور بڑے معلومات بھرے ہوئے ہیں۔ جو مسٹر ڈاکٹر شفیع احمد ہر ایک احمدی کو تبلیغ کی غرض سے مفت کے برابر دے رہی ہیں۔ یہ ایک روپیہ دفتری اجرت اشتہارات کی وجہ سے ہے۔ ہر ایک شخص مفت کا نام سنکر بغیر ضرورت طلب نہ کرے ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ جسطرح مرحوم کی زندگی میں یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا۔ اسی طرح بعد میں بھی جاری رہے۔ اور اللہ کے فضل و برکات بیش از پیش مرحوم پر نازل ہوں دارین کی بہتری کے ساتھ۔ ڈاکٹر شفیع احمد تبلیغ کا سچا عاشق بے مثل انسان تھا۔

ملنے کا پتہ :- چاندنی چوک کٹڑہ اللہ دیا۔ مکان حسنات احمد۔ دہلی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے یونٹس (انڈین کور آف انجینئرز) میں مندرجہ ذیل شرائط پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں کے طور پر بھرتی ہونے اور ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے امیدوار مطلوب ہیں۔ قریباً ساٹھ آدمیوں کی ضرورت ہے۔

سٹیشن ماسٹر اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر

گریڈ	ابتدائی تنخواہ	ٹریڈ PAY گریڈ I، II، III	بس الاؤنس	راشن الاؤنس	حجامت الاؤنس	پوری تنخواہ ہندوستان میں
گریڈ I	۱۶ — ۰ — ۰	۲۷۰ — ۰ — ۰	۲ — ۰ — ۰	۰	۰ — ۱۰ — ۰	۲۸۰ — ۱۰ — ۰
گریڈ II	۱۶ — ۰ — ۰	۱۷۵ — ۰ — ۰	۲ — ۰ — ۰	۰	۰ — ۱۰ — ۰	۱۹۳ — ۱۰ — ۰
گریڈ III (الف)	۱۶ — ۰ — ۰	۸۰ — ۰ — ۰	۲ — ۰ — ۰	۱	۰ — ۱۰ — ۰	۹۸ — ۱۰ — ۰
(ب)	۱۶ — ۰ — ۰	۴۰ — ۰ — ۰	۲ — ۰ — ۰	۰	۰ — ۱۰ — ۰	۵۸ — ۱۰ — ۰

یونٹ میں شامل ہونے پر راشن اور کپڑے مفت ہونگے فیلڈ سروس میں جانے کی صورت میں دس روپے ماہوار مندرجہ بالا شرح تنخواہ سے زائد الاؤنس دیا جائیگا۔ (۲) امیدوار میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا اس کے مترادف امتحان پاس ہونے چاہئیں۔ اور ان کی عمر ۲۹ کو ۴۲ سال سے زیادہ اور ۱۸ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ میٹرک تھرڈ ڈویژن کے امیدوار صرف اسی صورت میں زیر غور لائے جائیں گے۔ جبکہ سیکنڈ ڈویژن میٹرک کی مقررہ تعداد پوری نہ ہو سکے۔ (۳) سروس کی میعاد جنگ کے دوران اور اس کے بعد بارہ ماہ تک ہوگی بشرطیکہ اس قدر عرصہ خدمات کی ضرورت ہو۔ لیکن سیکنڈ ڈویژن میٹرک یا اعلیٰ علمی قابلیتوں کے لائق آدمیوں کو جنگ کے اختتام پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ملازمت میں لینے کیلئے غور کیا جاسکیگا۔ (۴) منتخب شدہ امیدواروں کو والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ کا کورس ختم کرنا ہوگا۔ یہ کورس بھرتی اور میڈیکل امتحان کے بعد چار ماہ کا ہوگا۔ ٹریننگ کے عرصہ میں انہیں "ٹریننگ کے عرصہ کا الاؤنس" بطریق ذیل دیا جائیگا۔

رنگ کی تنخواہ ۰—۰—۱۶ ، گریڈ کی تنخواہ ۰—۰—۲۰ ، راشن الاؤنس ۹—۶—۰

حجامت اور واشنگ الاؤنس ۰—۱۰—۰ کل :- ۰—۰—۴۶

ٹریننگ کورس کو کامیابی سے ختم کرنے پر ہر امیدوار کو پیرا اول میں ظاہر کردہ گریڈ III کی تنخواہ مطابق سٹینڈرڈ جو اس نے آخری امتحان میں حاصل کیا ہوگا دی جائیگی۔ وہ امیدوار جو آخری امتحان میں نہایت اچھے طریق سے پاس ہو۔ اس کی اعلےٰ گریڈ کیلئے سفارش کی جاسکتی ہے۔ (۵) سابق ریلوے سٹیشن ماسٹر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جن کی عمر ۴۲ سال سے کم ہو بھی بھرتی کیلئے پیش ہو سکتے ہیں۔ اگر انہیں بھرتی کے قابل پایا گیا تو انہیں مزید ٹریننگ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ (۶) امیدواروں کو جو پیرا ۲ میں درج شدہ تعلیمی قابلیتوں کے حامل ہوں ۲۶ کو ۴۲ اپنے خرچ پر دس بجے قبل دوپہر ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس اولڈ نولکھا ڈسپنسری میورو روڈ لاہور کے دفتر میں حاضر ہونا ہوگا۔ جو امیدوار منتخب کئے جائیں گے اُن کا لاہور میں میڈیکل امتحان ہوگا۔ اور وہیں بھرتی کئے جائیں گے۔ اور ٹریننگ کیلئے والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ میں بھیجے جائیں گے۔ لہٰذا تمام امیدواروں کو ٹریننگ کورس میں شامل ہونے کیلئے تیار ہو کر آنا چاہیئے۔ کیونکہ بھرتی ہو جانے کے بعد کوئی رخصت نہیں دی جائیگی۔ (۷) ناکام امیدواروں کو اُن کے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی سفر کے لئے فری ریلوے پاس دیئے جائیں گے۔

ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری۔ تریاقی ہے جو نیز

چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نعمت ہے عورتوں کی امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دُور کرتا ہے قیمت فی چھٹانک ... ملنے کا پتہ ... قادیان

ڈاکٹر و کمپونڈر کی ضرورت

مجھے اپنے میڈیکل ہال میں بطور اسسٹنٹ کام کرنیکے لئے ایک ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ عمر تنخواہ و دیگر کوائف معہ تصدیق امیر جماعت جلد بھیجدیں۔

ریٹائرڈ کمپونڈر اور غیر سند یافتہ پریکٹیشنر بھی درخواست بھیج سکتے ہیں۔

ڈاکٹر بشیر محمود

اسلامی ہسپتال پونچھ (کشمیر)

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی جس کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپکی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

آج سے (۱۰۰۰) ہزار سال بعد بھی

جن عالم دین بنانیوالی کتابوں سے آئندہ نسلیں فائدہ حاصل کریں گی۔ ان سے آپ اور آپکے بیوی بچے چند روپے خرچ کر کے مستفید ہو سکتے ہیں (۱) کلید ترجمہ قرآن مجید جس کی مدد سے ہر اُردو دان چھ مہینہ میں قرآن کریم کا ترجمہ بلا مدد استاد سیکھ سکتا ہے۔ مجلد دو روپے (عہ) (۲) گلدستہ تعلیم الدین مجلد قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ یہ دینی علوم کا چھوٹا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اسباق قرآن کریم حدیث شریف فارسی درثمین۔ فتاوی احمدیہ وغیرہ انیس ۱۹ مضامین چھ سو صفحوں پر درج ہیں ناپسند ہو تو دس روز تک واپسی کی شرط ہے۔ (۳) فقہ احمدیہ جس میں اسلام کے پانچ بنیادی امور کلمہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج کے متعلق تمام ضروری مسائل درج ہیں سالہا سال سے نایاب تھی ہدیہ ۸/ (۴) اسلامی اخلاق جس میں اسلام کی اخلاقی تعلیم کے متعلق پانچسو حدیثوں کا ترجمہ درج ہے۔ ۶/ (۵) لغات القرآن اردو۔ عربی۔ قرآن کریم کے ہر لفظ کے کئی کئی معنے درج ہیں ہدیہ ۸/ (۶) مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔ قیمت آٹھ آنے

ہر چھ کی رعایتی قیمت پانچ روپے   حکیم عبداللطیف منشی فاضل قادیان

"وِی" برائے وکٹری (فتح)

اگر ریلویز کو مستعد رکھنا ہے کیونکہ ہندوستان کی خام اشیاء مختلف مقامات پر پہنچانا پڑتی ہیں تو پبلک کے غیر ضروری مسافروں کیلئے گاڑیوں میں گنجائش نہ ہو گی

آپ سفر سے پہلے ہی نہایت اہم ضرورت کو پیش نظر کریں

آوازِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

چیز وہی اچھی جسے مخلوق اچھا کہے۔ دنیا مان گئی ہے۔ کہ ہمارے کارخانہ کی ساختہ ادویہ اپنی نظیر نہیں رکھتیں یہ شاندار رائیں جو درج ذیل ہیں بالکل تازہ ہیں۔ یعنی ایک ماہ کے اندر اندر کی۔

محترمہ جناب بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ اپنے گرامی نامہ میں فرماتی ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ مفید رہا۔ لہذا ایک تولہ اور بذریعہ وی۔ پی ارسال کیجئے۔"

جناب سردار غلام سرور خاں صاحب ذیلدار فتح خاں ضلع ڈیرہ غازیخان سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے آپکے موتی سرمہ کا استعمال کیا۔ جو نہایت کامیاب رہا۔ مجھے ککروں و پڑبال کی سخت تکلیف تھی اس کے استعمال سے سو فیصدی فائدہ رہا۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ براہ نوازش دو تولہ اور بھیجئے۔"

جناب سردار تارا سنگھ صاحب کھلاڑی ضلع ملاپور سے لکھتے ہیں۔ کہ "آجتک آپ سے جتنی دوائیں بھی منگوائیں۔ قریباً سو فیصدی مفید رہیں۔ براہ نوازش اب اکسیر لوا میر اور نشتر جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجئے۔"

جناب فرحت اللہ صاحب قصبہ شیرکوٹ ضلع بجنور سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے آپ سے موتی سرمہ منگوایا گیا مجھے اور میرے احباب کو بیحد مفید رہا۔ لہذا اب تین شیشیاں اور بذریعہ وی۔ پی جلد بھیجئے۔" دنیا مان گئی ہے کہ صرف **موتی سرمہ** ہی جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

جناب میر اسحاق علی صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ محبوب نگر دکن سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کی دوا اکسیر اکبر سے مجھے بیحد فائدہ ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اکسیر اکبر مارواڑی سیٹھ صاحب کو جن کا پتہ درج ذیل ہے جلد بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمایئے۔"

اکسیر اکبر:۔ موتی کستوری عنبر۔ یوہمبین۔ جند بید ستر۔ سونے کے کشتہ وغیرہ کا بینظیر مرکب ہے۔ بلاشبہ یہ شہنشاہ مقویات ہے جس کا اثر مستقل ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا۔ باوجود بیش بہا قیمتی دعوی اجزاء کا مرکب ہونیکے قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف بیس روپے جو قریباً اس لاگت ہے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

وی۔ پی وصول فرمالئے جائیں

ہم نے گذشتہ اعلانات کے مطابق وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب کو اس وقت تک اُن مشکلات کا جو کاغذ کی گرانی اور نایابی کے سلسلہ میں ہمیں پیش آرہی ہیں۔ بخوبی احساس ہو گیا ہوگا۔ لہذا اُمید ہے۔ کہ تمام اصحاب وی۔ پی وصول فرما کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا جو وی۔ پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔ جو احباب وی۔ پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب بھیجنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ براہِ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمائیں۔

منیجر "الفضل"

وی۔ پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے جو دوست بلا وجہ وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں وہ اس فرض کی بجا آوری سے کوتاہی کرتے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۷رمئی۔ مڈغاسکر میں فرانسیسی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور ڈیگوسوریز کے بحری اڈہ پر برطانی فوج قابض ہو گئی ہے۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ جزیرہ کے بعض مقامات پر ابھی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مڈغاسکر پر حملہ کی تیاریاں گذشتہ تین ماہ سے کی جا رہی تھیں۔ اور خون خرابہ کو روکنے کے لئے ہم نے کافی مضبوط فوج استعمال کی۔ اس لڑائی میں ایک ہزار سے زیادہ جانوں کا نقصان ہوا۔ فرانسیسیوں نے بڑی بہادری دکھائی اور ڈسپلن کا اچھا ثبوت پیش کیا۔ فرانس اور برطانیہ کے مابین لڑائی کا مجھے افسوس ہے۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ مڈغاسکر سے پیدا شدہ صورت کا نتیجہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی آڑ میں موسیو لاوال برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔ اور بہت جلد یہ اعلان ہو جائے گا۔ اور بحیرہ روم میں فرانسیسی بحری بیڑہ جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ برما میں برطانی فوجیں تاحال دریائے چندوین کے ساتھ ساتھ راستہ حاصل کرنے کے لئے لڑ رہی ہیں۔ برما میں چینی فوجوں کا کمانڈر انچیف بعض دوسرے افسروں کے ساتھ وہاں سے نکل آیا ہے۔ اور ہندوستان کے ایک محفوظ مقام پر پہنچ چکا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں برما سے چین میں بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے دریائے دارتنگ کو پار کر لیا ہے۔ اور صوبہ یونن میں برما روڈ کے ساتھ ساتھ مشرق کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ کل مارشل چیانگ کائی شیک اس صوبہ کے ایک ایسے شہر میں پہنچے جو برما کی سرحد کے بالکل پاس ہے۔

چنکنگ۔ ۷رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برما میں جو چینی فوج تھی۔ اس کا بڑا حصہ اب تک قائم ہے اور مستقبل قریب میں صوبہ یونن کی چینی فوجوں کو قابل قدر امداد پہنچانے کے قابل ہو سکے گا۔

چنکنگ۔ ۷رمئی۔ ایک چینی فوجی ترجمان نے کہا۔ کہ برما میں دریائے چندوین کے محاذ پر جو جاپانی فوجیں لڑ رہی ہیں وہ اس کوشش میں ہیں کہ مانڈلے کے رقبہ میں چینی فوجوں کو گھیر لیں۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ سویڈن میں امریکن سفیر نے امریکنوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد سویڈن سے نکل جائیں۔ اور امریکہ پہنچ جائیں۔

دہلی۔ ۷رمئی۔ وائسرائے ہند نے آج آل انڈیا ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیئے۔ قومی جنگی محاذ کو حملہ کرنے کا محاذ بنایا جائے۔ اور چاہیئے کہ ہم ہر وقت حملہ کرنے کا خیال کرتے رہیں۔ فتح کے لئے عمل اور عزم دو ضروری چیزیں ہیں۔ بس اپنے حوصلے بلند رکھو۔ پانچویں کالم کی سرگرمیوں کو ناکام کرو۔ افواہوں کو روکو۔ اور شکست خوردہ ذہنیت کا خاتمہ کر دو۔

لاہور۔ ۷رمئی۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۴رمئی کو ایمپرس روڈ پر بعض گوروں نے جو شرارت کی۔ وہ بہت افسوسناک ہے۔ مگر اب اس واقعہ پر تبصرہ نہ کیا جائے۔ فوجی حکام اس معاملہ میں ملزموں کی سزایابی کے لئے پورا تعاون کر رہے ہیں۔ اور آئندہ اس قسم کے واقعہ کا اعادہ نہ ہونے دیا جائیگا۔

لاہور۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ بعض شہروں میں لے۔ آر۔ پی کے کاموں کے لئے کافی والنٹیر بھرتی نہیں ہوئے۔ اور اگر یہ کمی پوری نہ ہوئی تو حکومت ان شہروں کے باشندوں سے "ٹھیکری پہرے" کے اصول پر اخراجات وصول کریگی۔

واشنگٹن۔ ۷رمئی۔ امریکہ کے ایک نیم سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسوقت تک جنگی جہاز۔ کروزر و طیارے وغیرہ جرمنی و اٹلی کے ۸۶ فیصدی جہاز اور ۸۹ فیصدی آبدوزیں غرق کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے صرف مشرق وسطی کے محاذ پر تیس ہزار فوجی گاڑیاں اور دس لاکھ ٹن (۲ کروڑ ۸۰ لاکھ من) دیگر سامان جنگ کامیابی سے پہنچایا ہے۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ برطانی گورنمنٹ اس وقت ۱۵ کھرب روپیہ سالانہ جنگی سرگرمیوں پر خرچ کر رہی ہے۔ برطانیہ کی کل آمد کا ساٹھ فیصدی اسلحہ سازی پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس کی سالانہ آمد ۲۵ کھرب روپیہ ہے۔ جس کا چالیس فیصدی ٹیکسوں سے وصول ہوتا ہے۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ آج دارالعوام میں وزیر ہند نے کانگرس کے ریزولیوشنز کی ضبطی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان پر سے پابندی دُور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ کانگرس نے برما کے واقعات کے متعلق بالکل غلط الزامات لگائے ہیں۔ کانگرس کے ان ریزولیوشنز کی کاپیاں پارلیمنٹ کے ممبروں کو بھی مہیا نہیں کی جا سکتیں۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ وزیر ہند نے دارالعوام میں کہا۔ کہ برما سے اب تک تین لاکھ ہندوستانی نکالے جا چکے ہیں۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں ہندوستانیوں اور غیر ہندوستانیوں میں کوئی تمیز نہیں۔ اب شمالی برما سے ہندوستانیوں کو نکالنے کا سوال بہت مشکل ہو گیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۷رمئی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ کوریگڈور میں سات ہزار امریکن جاپانیوں کی قید میں جا چکے ہیں۔

روم۔ ۸رمئی۔ اطالوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ رائل ایرفورس نے کریٹ کے جنوب میں ایک جزیرہ پر بمباری کی۔ اس سے برطانی طیاروں کی وسیع سرگرمیوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

بمبئی۔ ۸رمئی۔ ایک چینی فوجی مبصر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اسوقت جاپانیوں کا سب سے بڑا حملہ برما روڈ پر ہوگا۔

کولمبو۔ ۷رمئی۔ سیلون میں فوجیوں کو گوریلا طریق جنگ کی ترتیب دی جا رہی ہے۔

ماسکو۔ ۷رمئی۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ بریانسک کے محاذ پر رُوسی فوجوں نے جرمنوں کو ایک زبردست شکست دی۔ اس کے بعد چار سَو جرمن سپاہیوں نے بغاوت کر دی۔ اور لڑنے سے انکار کر دیا۔ اس پر اُن سب کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

ماسکو۔ ۷رمئی۔ روس کے شمال مغربی محاذ کے کچھ حصّوں پر لڑائی زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ رُوسی فوج نے تین آباد علاقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

لاہور۔ ۷رمئی۔ اس امکان کو روکنے کے لئے کہ چڑیا گھر سے جانور بھاگ نہ جائیں۔ اس کے اردگرد آٹھ فٹ اُونچی دیوار بنائے جانے کی تجویز کی گئی ہے۔ جس پر سولہ ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ وزارت بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن بیڑے نے بحر منجمد شمالی میں رُوس کو سامان جنگ لے جانے والے ایک برطانی قافلہ پر حملہ کیا۔ اور چار جہازوں کو ڈبو دیا۔ ایک جرمن جہاز بھی غرق ہو گیا۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترک حکام کی انتہائی احتیاطی تدابیر کے باوجود جرمن ایجنٹ ترکی کی جنوب مشرقی سرحد پر بہت سرگرم عمل ہیں۔ وحشی کے ایجنٹ بھی ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ شام۔ عراق اور ایران کے غیر مطمئن عناصر سے روابط پیدا کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ایران کے قبیلہ کرد کی ایجی ٹیشن میں بھی ان لوگوں کا ہاتھ سمجھا جاتا ہے۔

لنڈن۔ ۷رمئی۔ بریسٹ کے جرمن حکام نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر پبلک کے غیر ذمہ دار عناصر نے برطانیہ اور روس سے ہمدردیاں جاری رکھیں۔ تو سارے ضلع میں مارشل لاء جاری کر دیا جائے گا۔ اس علاقہ کے لوگ اتحادیوں کی ہمدردی میں مظاہرے کرتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مارشل لاء کو توڑنے والا گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی